

رجسٹرڈ نمبر ایل ۸۹

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

نمبر ۴۴ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے ۲۲ ستمبر ۱۹۱۶ء | نمبر ۳۸

گلدستۂ اخبار

کہتے ہیں کہ ایک پیاز اور آدھ کالی مرچوں کو کوٹ کر ان کا عرق نچوڑ ہیضہ کے مریض کو پیاس کی شدت کے وقت دینے سے نہایت فائدہ ہوتا ہے۔

کراچی کی پولیس نے عورتوں کے بھیس میں برقع پہنکر ایک ڈاکہ کے واردات میں ڈاکوؤں کو گرفتار کرلیا۔

عدالت نے پولیس کی کارروائی کو سراہا ہے۔ اور ڈاکوؤں کو عبرت ناک سزائیں دی ہیں۔

انگلو سنسکرت پاٹ شالا فتحپور سیکری کے ہیڈ ماسٹر صاحب نے طلبا کو حکم دیا ہے کہ دھوتی پہنکر نہ آیا کریں۔

دانکی پور میں کثرت بارش سے فصل کو سخت نقصان پہونچا ہے۔

ھوشیار پور میں کسی پٹھان نے ایک فاختہ شکار کی اس پر فساد ہوگیا۔ اور پٹھان مارا گیا۔

کناڈا کا رقبہ کل یورپ کے رقبہ سے قدرے ہی چھوٹا ہے مگر آبادی ایک مربع میل میں صرف ایک آدمی کی ہے۔

افسوس کہ ہمارے وزیر اعظم مسٹر اسکوتھ کا بڑا بیٹا حال ہی میں جنگ یورپ میں کام آگیا۔ اور دو بیٹیاں اور ایک بیوہ چھوڑ گیا۔ وزیر اعظم کے ساتھ ہماری دلی ہمدردی ہے۔

ڈیوڈ برینارڈ کی یہ بھی دعا تھی کہ کاشکہ اپنے خدا کی خدمت میں شعلہ نار ہوتا۔ آہ کاش کہ میں روح ہوتا تاکہ میں اس کے لئے بڑا سرگرم ہوتا

مشرقی افریقہ میں جو آخری دو [illegible] گاہ ندی اور میکنڈی جرمنوں کے قبضہ میں تھے وہ بھی ہماری سرکار کے ہاتھ آگئے ہیں۔

انگلو فرنچ حملہ جو حال ہی میں سوم پر ہوا اس کے سبب سے خیال کیا جاتا ہے کہ جرمن فوجیں چند مقامات پر سے پیچھے ہٹ جانے والی ہیں۔

رومانوی فوجیں ٹرانسلوینیا میں برابر پیشقدمی کر رہی ہیں۔

برما کے لاٹ صاحب ہارکورٹ بٹلر حضور ویسرائے کی ملاقات کر کے واپس ہوئے

لاہور روزانہ اخبار العصر کے ہندو مسلمان سوال چھیڑ کر خواہ مخواہ آسمان سر پر اٹھایا ہوا ہے۔

کلکتہ کے کالج کے ایک طالب علم جوتش چندر رائے نامی قانون تحفظ ہند کے رو سے گرفتار کیا گیا ہے۔

لاہور کے پوسٹ ماسٹر صاحب بمبئی کے پوسٹ ماسٹر جنرل مقرر ہوئے ہیں۔

تار برقیات

لنڈن ۱۸ ستمبر ٹائمز کا کارسپانڈنٹ مقیم سلان راوی ہے کہ اطالویوں کے جارحانہ حملہ کا جو انہوں نے دریائے کرسو پر کیا تھا۔ یہ نتیجہ ہوا کہ انہوں نے اس نئی لائن پر نہایت ہی مضبوط مورچہ پر قبضہ کر لیا ہے۔ جس کے مضبوط کرنے میں آسٹریوں کو ہفتے لگ گئے تھے۔ اور اس کل خطہ پر وہ قابض ہیں۔ اور پہلی پہاڑیاں پر جو ڑالیسٹی کے نام سے موسوم ہیں اپنے پیر جمائے ہیں۔ جنگ مونٹ فیلکن کے مضافات سے کرگریزیا کے مشرق تک اور شمال کی جانب ۲ میلوں تک اور واپا چیتیلا کے شمال تک پھیلی ہوئی ہے۔ اطالوی فوج ۲ میل آگے بڑھ گئی اور سوگرادو نامے ایک گاؤں پر قبضہ کر لیا گیا ہے۔

لنڈن ۱۸ ستمبر۔ ایک اخبار مخبر ہے۔ کہ ایک عالمگیر جنگ کا نہایت ہی جوش دلانے والا سین قریب الاختتام ہے۔ تمام جرمنی لوگ افسوس کے ساتھ حسبات کا ادراک کرینگے کہ اُن کی آخری آبادی بھی اب اُن کے ہاتھ سے جانیوالی ہے۔

لنڈن ۱۸ ستمبر۔ جنرل آرچیبالڈ مری رپورٹ دیتا ہے کہ اتراک سواروں کا ایک متحرک دستہ اونٹوں کی فوج اور توپ خانہ ۶ و ۷ تاریخوں پر بیرالعبد سے العریش کی مغرب کی جانب کو جاسوسی کے لئے روانہ ہو گیا ہے۔ اس نے بیرالمزار پر جو سویز نہر سے ۵۶ میل دور ہے۔ دشمن پر ۹ تاریخ کو حملہ کیا۔ بعض مقامات پر دشمن کی خندقوں میں گھس گئے اور بیشمار آدمی ہلاک کر ڈالے۔ جبکہ توپ خانہ دشمن پر سخت آتش باری کرتا رہا۔ ترک حیران اور پریشان کر دیئے گئے۔ ہمارے ہوائی جہازوں نے اُن کی بہت سی گردہوں پر فائر کئے۔ جن میں جرمن افسر بھی شامل تھے اور جو گھوڑوں پر سوار ہو کر العریش کی جانب عجلت کے ساتھ بھاگے جا رہے تھے۔ ہم نے بہت سے آدمی گرفتار کر لئے۔ ہمارا نقصان بہت ہی کم تھا۔

لنڈن ۱۸ ستمبر۔ فرانس میں جو برٹش ہیڈ کوارٹرز ہیں وہاں کا ایک پیغام ۱۵ و ۱۶ تاریخ کی لڑائی کا خصوصیت کے ساتھ ذکر کرتا ہے۔ اس میں ذکر ہے کہ جنگ لیوز سے پوزیرس تک وسیع تھی۔ دشمن کے مورچے نہایت ہی ہیبتناک تھے۔ جن میں خندقوں کی سہ گانہ لائن تھی۔ اور یہ خندقیں زمین کے اندر ہی اندر خندقوں سے ایک دوسرے کے ساتھ رابطہ و اتحاد و آمدورفت کا تعلق رکھتی تھیں۔ اور آگے کی طرف کلدار توپوں کے ساتھ محفوظ مورچوں سے محفوظ اور مامون تھی۔ جبکہ ان سب کے پیچھے چار میل کے فاصلہ پر خندقوں کی چوتھی بڑی لائن تھی۔ اور اُن کی حمایت پر ایک ہزار توپیں رکھی ہوئی تھیں۔ ہماری پیادہ فوج مسلح موٹر کاروں کے ساتھ آگے بڑھی۔ اور سامنے کی دشمن کی لائن سوائے دو مقاموں کے ساری لے لی۔ عارضی طور پر اُن سے تغافل کیا گیا تھا۔ اگرچہ آخری مقام لے لیا گیا تھا۔ فلیرس فتح کر لیا گیا۔ اس کے بعد مارٹین پوچ اور کورسیلیٹ بھی لے لئے گئے۔ جو جگہیں لے لی گئی ہیں۔ وہاں سے دشمن پر بخوبی گولہ باری ہو سکتی ہے۔ ہماری مسلح گاڑیوں نے ہراول میں کلدار توپوں کو خاموش کرا دیا۔ اور بلا بیان نقصان دشمن کو پہنچایا۔ دشمن کے بالمقابل کے حملات پسپا کر دیئے گئے۔ اس لڑائی کے نتائج بڑے اہم متصور ہوتے ہیں۔ یہ زد جو انگریزوں نے جرمنوں پر لگائی ہے خاصکر اخلاقی نقطہ خیال سے وہ سب سے زیادہ سخت ہے۔ یکم جولائی سے لے کر آج تک انگریزوں کی ۳۵ جرمن ڈویژنوں کے ساتھ جنگ ہوئی ہے۔ جن میں سے ۲۹ کو انگریزوں نے شکست دی۔ اور وہ بسبب ہار جانے کے واپس بلا لئے گئے۔

لنڈن ۲۹ ستمبر۔ گذشتہ رات کا برطانوی مراسلہ مروی ہے آج ہم نے ایک اور اہم پیشقدمی کی۔ نہایت ہی مضبوط جرمن مورچہ جو بوسے جنگل اور گنچی کے درمیان ہے۔ اور جو مربع کے نام سے مشہور ہے۔ اور جس کے سبب سے ہماری تمام کوشش نہیں آج تک ناکام رہی تھیں اب کلیتہً ہمارے ہاتھوں میں ہے۔ اور جس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ہم ایک میل کے محاذ پر اور ایک ہزار گز کی وسعت میں آگے بڑھ گئے یعنی ایک میل طولانی اور ایک ہزار گز عرض سطح زمین ہمارے ہاتھ آئی۔ صرف کامیاب جنگ میں سات کلدار توپیں اور بہت سے قیدی گرفتار ہوئے۔ فلیرس کے شمال میں دشمن کا بالمقابل حملہ پسپا کر دیا گیا۔ اور ہم آگے بڑھ گئے۔ لیبس اور موریول پر دشمن نے جم کر ایک بالمقابل حملہ کیا۔ مگر ہمارے توپخانہ نے انکو منتشر کر دیا۔

لنڈن ۱۸ ستمبر۔ رائٹر کا کارسپانڈنٹ جو ہیڈ کوارٹرس میں ہے تار بخبر دیتا ہے کہ تالابوں کی ترکیب یا شکل کے ڈیڈناٹس کی ایجاد سے دشمن کے دلوں میں خوف پھیل گیا ہے۔

ایڈیٹوریل نوٹس

خادم کی صورت میں مخدوم

(۳)

خادم کی صورت میں ہو کر محبت کا نمونہ ہونے کی حیثیت سے جب ہم مسیح کی زمینی زندگی کے خاص خاص مواقع پر غور کرتے ہیں تو ہماری توجہ کچھ تو اُس کی محبت کے اُس باطنی تعلق کی جانب منعطف ہو جاتی ہے۔ جو وہ خدا کے ساتھ رکھتا تھا۔ اور کچھ محبت کے اُس تعلق کیطرف پھرتی ہے۔ جو وہ دنیا کے ساتھ رکھتا تھا جس طرح انسانی شخصیت کے تمام اکتشافات متعلق بہ علم النفس اپنی اصلی صورتیں اختیار کرتے ہیں۔ یعنی مشابہت اور مماثلت۔ اسی طرح مسیح کی شخصیت کے اکتشافات نے بھی وہی صورتیں اختیار کیں۔ چنانچہ باپ کے ساتھ باطنی تعلق رکھنے کے پہلو سے اُس نے وہ بے غرضانہ اور غیر مشروط ایثار نفسی اختیار کی جس کی وجہ سے وہ کاملیت حاصل کر لی جو خدا کی کاملیت سے مشابہ ہے۔ اُس نے اپنے آپکو باپ سا بنا لیا۔ کیونکہ اگرچہ وہ پیدائش ہی سے باپ کے ساتھ ایک تھا۔ مگر پھر بھی باپ کے ساتھ اُس کے مشابہ ہونے میں کوئی امر مانع نہیں۔ بلکہ جانبینی تعلق برابر جاری اور پورا پورا قائم اور مضبوط رہا۔ اُس کا اثر باپ پر اور باپ کا اثر اُس پر برابر جاری رہا۔ دوسری طرف دنیا کے ساتھ تعلق رکھنے میں وہ دنیا کو از سر نو پیدا کرنے اور صورت دینے والا تھا۔ وہ دنیا کو وہ کمال (یا معموری) عطا کرتا ہے جو باپ نے اُسے دیا تھا۔ یعنی وہ دنیا کو ہمیشہ کی زندگی کی روٹی عنایت کرتا ہے۔ اِس درجہ تک مشغول کار اور سرگرم ہونے کے ذریعہ سے وہ اپنے آپ کو نہ صرف باپ کے حسب حال ہی بناتا رہا (میرا کھانا یہ ہے کہ میں باپ کی مرضی کو پورا کروں (یوحنا ۴: ۳۴) اور اُس سے آسمانی اور پرورش کرنے والی طاقت اپنے واسطے لیتا رہا۔ بلکہ اپنے کام کے ذریعہ سے وہ دنیا کو اپنے حسب حال بناتا رہا روحوں کو اپنا مال بناتا رہا۔ اپنی بادشاہت کے فرزند بناتا رہا۔ اور اب بھی ایسا ہی کرتا ہے۔ ایسا کہ وہ بالکل اب اُس کی بن گئیں۔ اور اُن پر اب کسی کا اختیار نہ رہا۔ چنانچہ اُس نے فرمایا کہ۔ میں اپنوں کو جانتا ہوں اور میرے مجھے جانتے ہیں۔ کوئی اُن کو میرے ہاتھ سے چھین نہیں سکتا (یوحنا ۱۰: ۱۴ و ۲۸) اُس کے صاف و پاک کئے جانے کی نسبت کسی قسم کا بیان نہیں کیا جا سکتا جیسا کہ ہماری بابت کہا جا سکتا ہے۔ کیونکہ وہ بے لوث اور بے گناہ تھا۔ علاوہ ازیں اُس کی زندگی ایک متواتر اور مسلسل زندہ قربانی تھی۔ اور برضا و رغبت خود وہ اپنے آپ کو گذرانتا رہا اور برضی خود دکھ اُٹھاتا رہا۔ کیونکہ اگرچہ وہ باوجود دنیا کی لگاتار بڑھتی ہوئی مخالفت کے بھی لوگوں کو بچانا۔ گناہ کو زائل کرنا۔ اور رہائی دہندہ کی حیثیت میں ہو کر وہ جرم کو اُٹھا کر لے جانا چاہتا تھا۔ اور ویسا ہی کر بھی دکھایا۔ کیونکہ وہ دنیا کو پاک و صاف کرنے اور نور کے فرزندوں اور تاریکی کے فرزندوں کے درمیان علیحدگی اور تمیز پیدا کرنے کے لئے آیا تھا (میں دنیا کی عدالت کے لئے آیا ہوں ۔ ۔ ۔ تاکہ دیکھتے ہوئے نہ دیکھیں۔ یوحنا ۹: ۳۹) وہ تاریکی اور روشنی و نور کے درمیان امتیاز پیدا کرنے آیا تھا تاکہ اُس سے ہر ایک دل کی شکستگی اور توبہ دنیا کے لوگوں کو حاصل ہو جائے۔ تو بھی اُس کو اپنی حفاظت بھی لازمی تھی۔ دنیا کے ساتھ تعلق رکھنے میں اُس نے اُس کی آلودگی سے اپنے آپ کو بچائے رکھنے۔ اِس دنیا کی طبیعت اور اس دنیا کے ذہنی کرہ کی ناپاک ہوا سے اپنے آپ کو محفوظ رکھنے اور دنیا میں سے اُس شے کو اپنے حسب حال بنانے کی کوشش کرتا رہا جو اُس کے باقاعدہ اور اصولی اکتشاف میں عنصر پہنچانے کی قابلیت رکھتی تھی۔ چونکہ محبت کے نمونہ کے خاص خاص موقعے ہمارے منجی نے اپنی حلیمی اور خاکساری کی حالت میں ہمیں عنایت کئے ہیں۔ اِس لئے ہم نے اُس کی اس حسب حال بنانے والی محبت کو جسکا اظہار مراقبہ اور دعا میں ہوا کرتا ہے۔ اُس کی اس شراکت میں جگہ دی ہے جو وہ باپ کیساتھ رکھتا ہے۔ یعنی وہ فاعل اور منفعل محبت جو زمین پر اُس کے چھٹکارہ کے کل کام میں نمایاں ہے۔ چونکہ باپ کے ساتھ اور دنیا کے ساتھ اُس کی محبت رہائی دہندہ کی سی محبت ہے۔ اِس لئے اس کی برضا و رغبت خود قربانی اور دکھ ہر جگہ موجود ہیں۔ اگرچہ اُن کی صورتیں متفرق ہیں جبکہ نہایت خاص خاص موقعے اُس کی زندگی کے اس حصہ میں پائے جاتے ہیں جس کو ہم خصوصیت کے ساتھ اُس کے دُکھ کی کہانی کہتے ہیں۔

چونکہ اُس کی محبت اور تابعداری باپ اور انسان کے ساتھ اُس کی آزادانہ محبت کے ظہورات ہیں۔ اس لئے وہ اسی طرح پر اُن کے

ذریعہ سے اپنی ہی شخصیت کا کمال حاصل کرنا ہو۔ آزادگی کا تصور۔ صرف محبت ہی کے تصور سے محسوس ہوا کرتا ہے۔ باپ کے کام پورے کرنے کے ذریعہ سے وہ خود کامل بنتا ہے۔ اور محبت کے متواتر انکشاف کے ذریعہ سے جو حسب حال بنانے والا اور ایثار نفسی کا ہے۔ فاعل اور مفعول ہر دو ہے جس میں وہ انسان کے لئے زندگی کی روٹی اور زندگی کا پانی بنتا ہے۔ وہ اپنے لئے اخلاقی معنی میں اپنے لئے اخلاقی معنوں میں اپنا جسم بناتا ہے۔ وہ اپنے ظاہری بدن کو مع اُس کے کل اعضا کے روحانی بناتا ہے تاکہ وہ روحانی بدن کو اُس کی شخصیت کا ایک ذریعہ یا آلہ بنیا ہے۔ اور خود اپنے جسم کو خدا کا مسکن یا ہیکل قرار دیتا ہے۔ اُس نے ایک مرتبہ یہودیوں سے کہا۔ اس ہیکل کو برباد کردو اور میں تین دن میں اُسے از سر نو برپا کردونگا۔ اور رسول فرماتا ہے۔ مگر اُس نے اپنے جسم کی ہیکل کی بابت کہا تھا (یوحنا ۲: ۲۱) وہ اپنے لئے اپنا باطنی جسم تیار کر رہا ہے۔ یعنی ذہنی اور روحانی ملکیت یا جائداد تیار کر رہا ہے۔ جس میں اُس کے عطیات کی کثرت اور کمال روحانی صفات اور تجلی ہو رہی ہے۔ اسی سبب سے وہ نہ صرف طبعی طور پر بلکہ اخلاقی معنوں میں بھی خدا کا بیٹا ہے جس میں باپ خوش ہے۔

اسی سبب سے خدا نے اُس کو اس کی پست حالی میں سے اٹھا کر سرفراز کیا۔ اور یہی اُس کے مردوں میں سے جی اُٹھنے کی قادر مطلق طاقت کے معجزہ کا موجب ہوا۔ کیونکہ ممکن نہ تھا کہ موت اُس کو جس کی ترکیب خدا کے ساتھ اس طرح متحد تھی اپنے قبضہ میں رکھتی۔ اور نہ ہی یہ ممکن تھا کہ خدا اپنے مقدس کو سڑاہٹ دیکھنے دیتا (اعمال ۲: ۲۴ سے ۲۷) اور مُردوں میں سے جی اُٹھنے کے بعد وہ اپنے جسم کو وسیع معنی اور پیمانہ میں خود بنا رہا ہے۔ دنیا اور روحوں کے چھڑانے اور بچانے والی قابلیت اور سرگرمی کے ذریعہ سے انسانی روحوں کو خود اپنے مریدوں اور حسب حال بنا رہا ہے تاکہ اس کل عمل کے ذریعہ سے وہ اپنی ہیکل کی عمارت یعنی کلیسیا تعمیر کرے۔ جس میں ہر ایک منفرد روح مسیح کا آلہ یا اوزار ہے۔ اور اپنی روح کے وسیلے سے وہ خود جزو کل میں زندگی کا اصول ہے یعنی اجسام کے بنانے میں ایک وساطت ہے جس کا قیام اور اجرا دنیا کے اختتام تک رہیگا۔ جبکہ لفظ مذکور کے پورے معنی میں یہ بات ظاہر ہو جائے گی کہ مسیح اپنے جسم یعنی کلیسیا کا سر ہے۔ (افسی ۱: ۲۲)

بشارتی پیغام کی تیاری { حصہ چہارم (۴) پیغام رسانی کس طرح کرنی چاہئے

مطالعہ پہلا [illegible] مرقس کی انجیل میں سے خاص خاص واقعات منتخب کرنا اور اُن کا مطالعہ کرنا چاہئے تاکہ ہم اس طریقہ کی بابت کچھ سیکھ لیں جس سے مسیح نے انسانوں کو سمجھ لیا اور فرداً فرداً اُن کے ساتھ سلوک کیا۔ مثلاً لیوی کی بلاہٹ (۲: ۱۳ و ۱۴) اُس عورت کا بیان جس کو بارہ برس سے جریان کی بیماری تھی (۵: ۲۵ سے ۳۴) سوروفینیکی عورت (۷: ۲۴ سے ۳۰) نابینا برتمیوس (۱۰: ۴۶ سے ۵۲) اور فریسیوں اور صدوقیوں کے سوالات (۱۲: ۱۳ سے ۲۷) ان واقعات کا غور سے مطالعہ کرنے سے بڑا فائدہ ہوگا۔ ہمارے عمل کے لئے مسیح کا نمونہ سب سے عمدہ ہدایت ہے۔

بحث کے لئے سوالات۔

غیر مسیحی مذاہب کے ساتھ ہمارا طریق عمل کیا ہونا چاہئے۔ کیا کسی قسم کے مخالفانہ طرز عمل کا جواز ثابت ہو سکتا ہے؟ اُن خادمان دین اور اُستادوں نے کونسا عمل اختیار کیا تھا۔ جو اپنے کاموں میں نہایت کامیاب نکلے۔

مطالعہ دوسرا۔ امتحانی طور پر

اس سبق کے متعلق بہترین امر یہ ہے۔ کہ مسیح کی اُن عجیب و غریب تمثیلات کا انتخاب کیا جائے جو لوقا میں مرقوم ہیں۔ اور اُن کو اپنے عمیق مطالعہ کا مضمون بنایا جائے۔ مسیح کی باقاعدہ تعلیمات پر بھی نظر ڈالنا چاہئے۔ اور اُس کے طرز تقریر کی وضاحت اور انجاز پر خاص توجہ دینا چاہئے۔ نیک سامری اور مسرف بیٹے کی تمثیلوں جیسی تمثیلوں کو بار بار پڑھنا چاہئے۔ سچائی کو سنجیدگی اور زور کے ساتھ پیش کرنے میں تاکہ ہم سامعین کی توجہ اپنی طرف کھینچیں اور لگائے رکھیں۔ ہمیں ہمارے خداوند کی نرمی اور خلق سے کچھ حاصل کرنے کی کوشش کرنا چاہئے۔

بحث کے سوالات۔

کسی وعظ میں نظیروں کے استعمال کا کونسا مناسب طریق ہے؟ کس قسم کی نظیریں استعمال کرنی چاہئیں؟ کیا تمام سامعین کے سامنے ایک ہی قسم کی نظیریں پیش کرنی چاہئیں؟ کیا نظیریں استعمال کرنے سے سامعین کی توجہ اصل پیغام سے ہٹ نہیں جاتی؟

مطالعہ تیسرا۔ قدرت اور جوش کے ساتھ۔

اُن تمام مطالعوں میں سے جو زویمر کی کتاب سے لئے گئے ہیں۔ ہر ایک میں ہم مصنف کی اُس خوشی کا احساس

معلوم کرتے ہیں۔ جو وہ اپنے خدا کی حضوری کا رکھتا ہے۔ پرستش خوشی کی چیز ہے اُس کا سارا دل تعریف میں لگ جاتا ہے۔ وہ خاموش نہیں رہ سکتا۔ وہ خدا کے عجیب کاموں کی بابت کلام انسان کا بیان بالضرور کرے گا۔ گذشتہ سبق سے یہ سبق کچھ کم ضروری نہیں ہے۔ اچھا وعظ یا پیغام دینا ہی بس نہیں ہے۔ پیغام زندہ دلی اور سرگرم طریق میں پیش کرنا چاہئے۔ لوگوں کو اسباب کا ادراک کرا دینا چاہئے کہ جو کچھ ہم نے دیکھا ہے۔ وہی ہم کہتے ہیں

مبحث کے سوالات

عرضاً وعظ سے لوگوں پر کیا اثر ہوتا ہے؟ پیغام کی بابت ہمیں کیوں سرگرم ہونا چاہئے؟ کیا ابتدائی کلیسیا کے ممبران ہونے کے کوئی وجوہات رکھتے؟ ہماری نسبت زیادہ رکھتے تھے؟

(از پروفیسر سکاٹ صاحب ۔ اندور)

عبادت کس طرح کرنا چاہئے؟

یہ ایک ایسا سنجیدہ اور ضروری سوال ہے جس پر ہم سب مسیحیوں کو غور و فکر کرنا چاہئے۔ کیونکہ عبادت کی معقولیت اور مقبولیت طریق عبادت ہی پر ہے۔ موضع ہوارڈن واقعہ انگلستان کے ایک چھوٹے سے پیرش پر جہاں ولیم ایوٹ گلیڈسٹون عبادت کیا کرتا تھا۔ یہ ہدایات کندہ تھیں۔ جو ہر مسیحی کے لئے خواہ وہ کسی گرجے یا کلیسیا سے تعلق رکھتا ہو مفید اور معنی خیز ہیں۔ وہ ہدایات یہ ہیں کہ

"جب تم گرجے جاؤ۔ جب تم خداوند کے گھر کو جاؤ تو سوچتے رہو۔ خاموش رہو۔ یا اگر بات کرو تو وہ تھوڑی اور مختصر ہو۔ اور وہ تھوڑی سی بات بھی بھلی ہو۔ اوروں کے قصوروں پر گفتگو ہرگز مت کرو۔ بلکہ اپنے ہی قصوروں پر خیال کرو کیونکہ تم مغفرت کے طالب ہو کر جاتے ہو۔ باہر ہرگز کھڑے مت ہو۔ اندر فوراً داخل ہو جاؤ۔ جو وقت گرجے کے اندر گذرے وہ قیمتی ہونا چاہئے"۔

"گرجے کے اندر بڑی فروتنی کیساتھ خم ہو جاؤ۔ اور دعا کرو۔ جو وقت بچ رہے اُس کو دعا میں صرف کرو۔ اُس ہولناک حضوری کو یاد رکھو جس کے سامنے تم آ گئے ہو۔ ادھر اُدھر مت دیکھو کہ کون اندر آتا ہے۔ یا کسی اور وجہ سے (بھی ادھر اُدھر مت دیکھو) نہیں اس سے کچھ واسطہ نہیں کہ اور لوگ کیا کرتے ہیں۔ اپنا ہی خیال رکھو مقدس عبادت پر اپنا دھیان بالکل لگا دو۔ ایک لفظ بھی خطا نہ جائے۔ اس کے لئے سخت کشمکش کی ضرورت ہے۔ باطل خیالات کے لئے تمہارا وقت نہیں ہے۔ اگر تم ثابت قدم رہو تو وہ مبارک روح تمہیں زور آور کرے گی"

بائبل کے ساتھ اُنس رکھنا

ابتدائے عالم سے تا حال مقدسین کا شیوہ رہا ہے کہ وہ بائبل کے ساتھ بڑا پیار اور اُنس رکھتے رہے۔ اور اُس کے مطالعہ سے انہیں بڑی تسلی اور خوشی اور ہر حالت میں مدد ملتی رہی۔ اسلئے اُنہوں نے اپنے ذاتی تجربات کی بنا پر بائبل کے حق میں بڑے گہرے اور پر معنی اور قعر قلب سے نکلے ہوئے الفاظ کہے۔ چنانچہ داؤد پیغمبر یوں فرماتا ہے۔ کہ میں نے تیرے کلام کو اپنے دل کے بیچ چھپایا ہے تاکہ میں تیرا گناہ نہ کروں۔ اے خداوند تو مبارک ہے۔ اپنے احکام مجھے سکھلا"۔ وغیرہ (۱۱۹: ۱۱ سے ۱۶) یہ منشا نہیں کہ کوئی شخص اپنے توڑے کو رومال میں لپیٹ کر چھپا رکھے۔ کیونکہ اس طرح کرنے سے صرف غفلت پیدا ہوتی ہے۔ بلکہ خدا کے کلام کو اپنے دل کے اندر چھپا رکھنا کلیتہً ... مفید ہے۔ کیونکہ "زندگی کے چشمے دل ہی سے ہیں"۔ دل کے اندر بائبل زندگی کی روٹی اور زندگی کا پانی بنجاتی ہے۔ اور اس طریق پر مقدسوں کی شراکت حاصل ہوتی ہے۔ مارٹن لوتھر نے بائبل کے ایک حصہ دگلیتوں کے خط کی بابت یہ کہا ہے کہ "یہ تو میری بیوی ہے میں نے اس کے ساتھ اپنی منگنی کرلی ہے"۔ ولیکی صاحب اپنے آپ کو صاحب کتاب کہا کرتا تھا۔ اور ہر روز ایک حصہ اُس کا حفظ کیا کرتا تھا۔ لوکھارٹ صاحب کہتے ہیں کہ سر والٹر سکاٹ بائبل کو خصوصاً پرانے عہدنامہ کو زبانی یاد رکھتا تھا۔ سر ای۔ ٹی کُک صاحب کہتا ہے۔ کہ رسکن کو بائبل قریباً نوک زبان تھی۔ اور عموماً اپنی کتابوں میں وہ اس سے (بائبل سے) اپنی یادداشت ہی سے اقتباس کیا کرتا تھا۔ اس کے ان اقتباسات کی تعداد پانچ ہزار ہے۔ رسکن بائبل کی دانائی سے پر تھا۔ اور اس کے لبوں پر یہ عجیب اور غیر معمولی روشنی سے دکھائی دیتی خدا کے کلام کو دل میں چھپا رکھنا۔ رات دن اُس پر غور و فکر کرنا۔ اور اُس کے زندگی کے چشموں کے کناروں پر زندگی بسر کرنا ہر زمانہ کے داناؤں اور مقدسوں کیساتھ شراکت اور رفاقت رکھنا ہے۔ اور خداوند یسوع مسیح کے فضل اور عرفان میں ترقی کرتے رہنا۔ جو خود کلام اور نور اور زندگی ہے۔ خدا کے ساتھ

خرافات اور ... ذاقت رکھتا ہے۔ "مبارک ہے وہ آدمی جو ... خداوند کی شریعت میں مگن رہتا۔ اور رات دن اُس کی شریعت میں سوچا کرتا ہے۔"

چھوٹے چھوٹے ٹریکٹوں اور ہینڈبلوں کا فایدہ

جس قدر چھوٹے چھوٹے ٹریکٹ اور ہینڈبل دنیا میں مسیحیوں کی طرف سے طبع اور شایع ہوتے ہیں اُن کا پورا پورا شمار لگانا دشوار ہے۔ اور جس قدر فوائد انسان کو اُن سے پہونچے اور لوگ مسیح کی طرف آئے وہ نہایت عجیب اور تسلی بخش اور حوصلہ افزا ہے اگر ان تاثیرات کی مکمل تاریخ لکھی جائے تو اس کے لیے بڑی بھاری واقفیت اور سامان اور وقت اور روپیہ کی ضرورت ہے مگر یہاں ایک خاص سلسلہ کا بیان کر دینا کافی ہے جس سے ٹریکٹوں کے اثرات اور فوائد کا ایک گونہ علم ہو سکتا ہے۔ ایک انگریز ریچرڈ سبس نے "مسلا ہوا سرکنڈا" نامے ایک ٹریکٹ لکھا ایک ٹین فروش نے یہ ٹریکٹ ریچرڈ بکسٹر نامے ایک لڑکے کو دیدیا۔ اسکو پڑھکر وہ مسیح کے پاس آگیا۔ پھر اس نے ایک ٹریکٹ لکھا جسکا نام "ناتبدیل شدوں کے نام بلاہٹ" تھا۔ منجملہ ان ہزاروں کے جو اس سے مسیح پاس آگئے ایک شخص فلپ ڈاڈرج تھا جس نے "روح میں مذہب کا آغاز اور ترقی" نامے ٹریکٹ لکھا۔ یہ ٹریکٹ ولیم ولبرفورس کے ہاتھ لگا۔ جس نے برٹش نوآبادیات میں غلاموں کی آزادگی کا قانون اور دستور قایم کروادیا۔ اور اسی سے وہ خود بھی مسیح کے قدموں پر آگرا۔ ولبرفورس نے "مسیحی مذہب کا عملی پہلو" نامی ایک ٹریکٹ لکھا۔ جس کی ۱۸۲۶ء سے پہلے پہلے ۱۴ لاکھ کاپیاں شایع ہو گئی تھیں۔ اور اس ٹریکٹ کا پچاس سے زیادہ متفرق زبانوں میں ترجمہ ہو گیا۔ اس سلسلہ پر غور کرو کہ کیسے بڑے بڑے آدمی مسیح کے پاس صرف ٹریکٹوں ہی کے وسیلہ سے آ گئے۔ اور ماسوا اُن کے اُن ہزاروں لاکھوں کا شمار نہیں جو مسیح سے انہیں ٹریکٹوں کے ذریعہ سے مستفید ہو گئے۔

نور افشاں کی توسیع اشاعت میں کوشش کیجئے

مراسلہ

تثلیث فی التوحید

مسئلہ تثلیث فی التوحید کو خلاف عقل کہا جاتا ہے۔ لیکن یہ صرف دعوے ہی دعوے ہے کوئی آج تک اس کو ثابت نہیں کر سکا۔ اور جو چند مشکلیں مخالفین کی طرف سے پیش کی گئی ہیں وہ اس کے صحیح مفہوم کے جاننے سے خود بخود حل ہو جاتی ہیں۔ ذکر ان کا خلاصہ مع حل سمیت ہدیہ ناظرین ہے۔

(۱) یہ ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے کہ اس عقیدہ کے صحیح ہونے سے نفی وجوب لازم آتی ہے۔ بیان ملازمت یہ ہے۔ کہ اگر دو واجب ہوں۔ تو دونوں وجوب میں شریک ہونگے۔ اور ہر ایک دوسرے سے کسی وجہ کے ساتھ ممتاز ہوگا۔ پس مابہ الاشتراک و مابہ الامتیاز دو چیزوں سے ترکیب لازم آئے گی۔ اور مرکب میں احتیاج غیر ثابت ہے۔ اس لئے واجب نہ رہے۔ جواب اس کا یہ ہے کہ عقیدہ تثلیث فی التوحید سے تین علاحدہ واجب مراد نہیں۔ لیکن اگر تثلیث فی التوحید عبارت تین واجب سے ہی مفروض ہو جیسا کہ مزعوم معترض ہے تو بھی ترکیب لازم نہیں آتی۔ کیونکہ اس صورت میں بھی متعدد واجبوں میں اشتراک لفظی ہوگا نہ کہ معنوی۔ وجہ یہ کہ وجوب بہ نفس ماہیت واجب ہے۔ ورنہ ضرور ہوگا کہ یا تو جزو ماہیت واجب ہو یا اس پر زائد ہو۔ اور یہ دونوں باطل ہیں کیونکہ اگر وجوب جزو ماہیت واجب ہو۔ تو ایک تو مرکب ہونا ہر واجب کا فرض ہی ہوگا۔ دوسرے تقدم وجوب علی الواجب لازم آتا ہے۔ اس واسطے کہ جزو کل پر وجود ذہنی اور خارجی دونوں میں مقدم ہوتا ہے۔ اور اگر واجب پر زائد ہو تو وجوب کے لئے اس کے سوا ایک اور وجوب کی ضرورت ہوگی پھر اس وجوب میں وہی کلام ہوگی۔ اور یہ سلسلہ بے نہایت ہوگا۔ حتیٰ کہ تسلسل لازم آئیگا پس ثابت ہوا۔ کہ وجوب نہ تو جزو ماہیت واجب ہے۔ اور نہ اس پر زائد۔ بلکہ نفس ماہیت واجب ہے۔ اور اگر مشارکت ہوگی۔ تو لفظی ہی ہوگی۔ اس کے غیر میں نہ ہوگی۔ کہ ترکیب لازم آئے

(۲) وحدت اور کثرت کے کثرت حقیقی اور وحدت اعتباری یا وحدت حقیقی اور کثرت اعتباری یا دونوں حقیقی یا دونوں اعتباری ہونے کے اشتقاق ٹھہرا کر مسئلہ تثلیث فی التوحید کو غلط ثابت کرنے کی کوشش کی گئی ہے۔ لیکن خدا تعالےٰ شانہٗ کی وحدت و کثرت نہ اعتباری ہے نہ حقیقی۔ کیونکہ یہ ضدین محدود کے لئے ہیں خدا محدود نہیں۔ پس دونوں ضدوں سے الگ ہوا۔ جیسا کہ پتھر نہ دانا ہے نہ نادان۔ کیونکہ علم و جہل کے لئے حیات چاہئے۔ جہاں حیات ہی نہیں۔ وہاں علم و جہل بھی نہیں۔ سو نہ اس کی وحدت حقیقی ہے کہ نقص لازم آئے۔ نہ وحدت اعتباری کہ شرک فی الوجوب ضرور ہو۔ اسی طرح نہ اس کی کثرت حقیقی ہے کہ مستلزم انضمام قیود متخالفہ ہو۔ اور نہ کثرت اعتباری کہ لازمت ضم قیود متغایرہ ہو پس کثرت و وحدت واجب تعالےٰ من حیث ھو ھو ہے

(۳) مقدس لوقا ۳: ۲۲ کے حوالہ سے کہا گیا ہے۔ کہ وہاں اقنوم ثالث کا کبوتر کے مرئی جسم میں اور اقنوم ثانی کا انسانی جسم میں ہونا ثابت ہے۔ اور اتحاد ایسی دو کثافتوں کا جو حیز اور جہت میں مختلف ہوں۔ محال ہے۔ پس تثلیث فی التوحید صحیح نہیں ٹھہرتی۔ جواب اس کا یہ ہے کہ کبوتر اقنوم ثالث و انسان اقنوم ثانی کا مظہر تھا۔ نہ کہ عین۔ مظہر تو متغائر ہیں۔ لیکن انکا تغایر اقنوم ثانی و ثالث کے اتحاد کا منافی نہیں۔ وہ جسم اقنوم کے مظہر تھے۔ نہ کہ محل جس سے حلول لازم آئے۔ خدا تعالیٰ جب کسی مظہر میں ظاہر ہوتا اور اپنے بندوں کے ساتھ انسانی کلام سے ہمکلام ہوتا۔ تو نہ اس کی ذات اس مظہر میں محدود ہو جاتی ہے۔ اور نہ اس کا کلام ان قیود میں۔

پس ہم اقنوموں کا ان جسموں میں حلول نہیں مانتے۔ کیونکہ حال یا ساری ہوگا یا طاری اور سریان و طریان اجسام و اعراض سے خاص ہے۔ اقانیم ثالوث جل جلالہ ان عوارض سے منزہ ہیں۔

(۴) تثلیث فی التوحید کے خلاف یہ ایراد وارد کیا گیا ہے۔ کہ اگر باپ۔ بیٹا۔ روح القدس تینوں رتبہ۔ ازلیت۔ ماہیت میں یکساں ہیں۔ تو کبھی بیٹا کو باپ اور روح القدس۔ اور باپ کو بیٹا اور روح القدس اور روح القدس کو باپ بیٹا کے نام سے موسوم کرنا جائز ہونا چاہئے۔ ورنہ ترجیح بلا مرجح لازم آئے گی۔ جواب اس کا یہ ہے کہ اقنوم اول کا باپ اور ثانی کا بیٹے اور ثالث کا روح القدس سے بالترتیب

موسوم ہونا ترجیح بلا مرجح نہیں۔ کیونکہ اقنوم اوّل مصدر ہونے کی وجہ سے باپ ہے۔ اور اقنوم ثانی اس سے صدور کی وجہ سے بیٹا۔ لیکن یہ صدور ازلی اور بطون ذات میں ہے۔ زمانی اور خارجی نہیں۔ کیونکہ ذات واجب تعالیٰ ازلی اور نامحدود ہے۔ اور روح القدس باپ بیٹے کی روح ہے۔ پس چونکہ اقانیم ثالوث جلالہ میں مابہ الاختصاص موجود ہے۔ اس لئے ترجیح بلا مرجح نہیں لازم آتی۔ عبدالحق۔ لودیانہ

شکریہ ہیڈ ماسٹر جے ڈانیل

ہر بستی و شہر یا ملک میں خدا کے لوگ ہوتے ہیں۔ مگر جب تک تعلقات کا دامن وسیع نہ کیا جاوے تو ایسے چھپے ہوئے لوگوں کی خصلتوں سے بعض اوقات انسان مستفیض نہیں ہو سکتا۔

تقریباً ایک سال کا عرصہ ہوا ہوگا۔ جبکہ سیالکوٹ کنونشن میں جناب پادری پیٹرسن صاحب مشنری گجرات کی معرفت خاکسار کو جناب ہیڈ ماسٹر مشن سکول جے ڈانیل صاحب کی ملاقات کا شرف حاصل ہوا۔

چند منٹ آپ کے ساتھ خاکسار کو گفتگو کا موقع ملا۔ اس عرصہ میں ہی مجھے آپ کی بہت سی ایسی خوبیوں سے لبریز ہونے کا شرف حاصل ہوا۔ کہ آج تک دیگر عیسائیوں میں دیکھی نہیں گئیں۔ اس نفی سے میرا یہ مطلب ہرگز نہیں کہ عیسائی مذہب میں ایسے لوگ نہ ہونگے۔ بلکہ یہ کہ میرا اپنا تجربہ معتقد ہے۔

بالآخر قصہ یہ ہوا کہ مجھے آپ کے ماتحت سکول میں بحیثیت ٹیچر ہونے کے آپ کے پاس گجرات میں رہائش پذیر ہونے کا موقع ملا۔

پھر اس عرصہ میں میں نے اس شخص کو جہاں تک دیکھا بھالا۔ ٹٹولا ہے۔ وہاں تک یہ شخص بحیثیت عیسائی ہونے کے یہاں کی عیسائی کلیسیا میں لاثانی ہے۔ بائیبل کی واقفیت ومحبت کا یہ حال دیکھا ہو کہ ہر ایک کام وکاج میں چلتے پھرتے دینی اور دنیاوی معاملات پر لوگوں کو آیات ضرور یہ سے آگاہ کرتے رہتے ہیں۔ اخوت وشفقت خلق اللہ کا یہ حال باکمال ہو کہ ایک دفعہ مجھے کچھ روپے کی ضرورت تھی۔ اور گھر دور تھا۔ اس پر آپ نے مجھے میری ضرورت کو رفع کرنے کے لئے کہا کہ مجھ سے یہ روپیہ لے لیں۔ میں نے کہا کہ میں اجنبی آدمی ہوں۔ آپ یہ تعلق مجھ سے کیسے کر سکتے ہیں؟ فرمانے لگے۔ کہ اگر آپ واپس دینگے تو میں لے لونگا۔ ورنہ یہ خواہش مجھے نہیں۔ کہ آپ مجھے دیں پھر ڈیوٹی کی ادائے گی کا یہ حال ہے کہ سکول کی حالت اعلےٰ اور ترقی تعلیم کے عشق میں رات دن آپ ید قدر منہمک ہیں کہ دیکھنے والے لوگ محو حیرت رہ جاتے ہیں۔ اور میں کہہ سکتا ہوں کہ ہیڈ ماسٹر لائن میں یہ نمونہ قابل تقلید بے نظیر ہے۔

شہر کے ہر فرقہ وملت کے لوگوں کے ساتھ آپ کا جو میں نے برتاؤ تعلق دیکھا ہے۔ اُس سے اور بھی میری آنکھیں دوچند روشن ہوئی ہیں۔ اور وہ یہ کہ تمام شہر میں ایک بچے سے لے کر بڑے تک اور غربا سے لے کر امرا تک لوگوں میں آپ کی عزت ہے۔ اور آج تک میں نے کوئی ایسا شخص نہیں دیکھا کہ جو آپ کو بُرا کہتا ہو۔ مذہبی اشاعت کے لئے میں نے دیکھا ہے کہ بڑے بڑے مشنری اس کام کو انجام دہی کے لئے ند مارنے رہتے ہیں۔ لیکن اُن کی یہ حالت ہے کہ یہ واحد اپنا پیسہ خرچ کر کے ٹریکٹ منگا کر اپنے مذہب کی اشاعت کا شوق کامل رکھتے ہیں۔

گجرات کو مبارک۔ آجکل سنا جاتا ہے۔ کہ آپ کو گورنمنٹ برطانیہ نے گجرات شہر کے لئے آنریری مجسٹریٹ کیا ہے۔ یہ سن کر اور بھی خوشی کا میدان دوبالا ہو گیا ہے۔ ایسے ہر دلعزیز شخص کے اس عہدہ سے اس شہر کے لوگ مستفیض ہونگے اور یہ امر گجرات شہر اور جناب ڈانیل ہیڈ ماسٹر صاحب موصوف دونوں کے لئے عین مبارک ہے۔

میں افسوس کرتا ہوں کہ بوجہ مذہبی آدمی ہونے کے ٹیچری کو ناپسند کرتا ہوا دل سے شکرگزاری کے ساتھ آپ کے زیر سایہ نہ رہنے کے لئے معذور ہو کر یکم اکتوبر سے استعفا دے چکا ہوں۔ خاکسار۔ مولوی مرزا عبدالغنی ٹیچر ایس۔ ایم ہائی سکول گجرات پنجاب

سمر سکول ہوشیارپور

ہوشیارپور زنانہ مشن شفاخانہ میں سمر سکول کا انعقاد از ابتدائے ۱۰ اگست لغایت ۳۰ اگست ۱۹۱۶ء کارندگان ضلع جالندھر وہوشیارپور فراہم ہوا۔

اصحاب ذیل کی کمیٹی نے پروگرام تیار کیا۔ پادری نظام الدین وسوہیہ۔ مسٹر سی ملیون بابو مہتاب۔

پروگرام کے بنانے سے سب کارندگان کو ڈیوٹی وغیرہ کی بہت سہولیت رہی۔ اور آرام کے واسطے بھی کافی وقت رکھا گیا۔

پروگرام حسب ذیل تھا۔

صبح ۷½ سے ۸ تک بھجن ودعا جو کارندوں



میں سے ہرایک شخص باری باری کرتا رہا
۸ سے ۸¾ پادری فرنڈیجے نیوٹن صاحب کا درس دعا کے مضمون پر مسلسل ہوتا رہا۔ ۸¾ سے ۹½ پادری پنڈیداس صاحب متی کی انجیل سے پرنصیحت موتی نکال کر سکھاتے رہے۔
۹½ سے ۹¾ ریسس یعنے آرام
۹¾ سے ۱۰½ پادری اے بی گولڈ صاحب۔ روح القدس کا مضمون شرح سکھاتے اور لکھاتے رہے۔
صبح ۱۰½ سے ۱۱½ تک پادری فرنڈیجے نیوٹن صاحب اعمال کی کتاب میں سے پڑھاتے رہے۔
ہر روز شام کے ۵ بجے سے ۷ بجے تک تمام شہر کے بازاروں میں اور گلی کوچوں میں ہارمونیم اور طبلہ کے ساتھ گیت و زبور گاتے ہوئے مبارک خداوند یسوع مسیح کی انجیل سناتے رہے۔ ہر سنیچر کی شام پہلے کارندوں کی کانفرنس مختلف مضمون پر ہوتی۔ بعد کوٹھی جناب پادری اے بی گولڈ صاحب کی ٹی کمپیل ہوتی۔ رخصت کے وقت ہر دفعہ ٹی پارٹی یا شربت وغیرہ سے پادری صاحب موصوف تواضع کرتے رہے۔ غرضیکہ خداوند مسیح کے فضل سے سمر سکول کے ۲۰ دن بڑی خوشی اور بہار اور الفت سے گزرے۔ ۳۱ اگست ۱۹۱۶ء کی صبح سب کارندے اپنے اپنے اسٹیشن کو وداع ہوئے۔ اور مسٹر دھرم جیت سنگھ صاحب کا بھی شکریہ ادا کئے بغیر ہم نہیں رہ سکتے۔ محنت شاقہ اٹھا کر اور زر کثیر صرف کر کے عین وقت پر اور ارزاں قیمت سے کھانا ہم پہنچاتے رہے۔ علاوہ اس کے جناب پادری پریم داس صاحب نے بنارسی مہم پر ایک مضمون نہایت عمدہ اور پر تاثیر ۲۰ آتاریخ کے اتوار کو سنایا۔ اور ٹون حال ہوشیارپور میں ایک لکچر ہندو مسلمانوں کو بھی سنایا۔
اور جناب پادری جوالا سنگھ صاحب لکھنوی نے تین چار یوم تک متواتر انجیل کے خاص مسئلوں پر لکچر دیئے۔ جو شانہ۔ اچاندنی لنگر ٹون حال کے سامنے جلسے کئے گئے جن کا مفصل احوال امید قوی ہے کہ کوئی دوسرے صاحب ارسال کرینگے فقط۔ رقیمہ نیاز بوٹا سنگھ۔

بندرابن میں

ایک شریف براہمن خاندان کا عجیب طریقے سے مسیح کی طرف رجوع لانا

بندرابن سرکٹ میں عرصے کام ہورہا ہے اور بڑی برکتیں بھی نازل ہوئیں۔ پر ابھی جو کام وقوع میں آیا اسکا ذکر کرنا لازمی اور ضروری تصور کرتا ہوں چنانچہ میں یہاں پر تین برس سے پیچر انچارج کے درجے پر مامور ہوں اور اکثر ہندوؤں سے گفتگو ہوتی رہتی ہے منجملہ ان سب کے ایک شخص جو کہ بنام سوامی دیوانند سری گورنگ دیال آریہ شفاخانہ میں درجہ ڈاکٹری پر مامور تھا۔ چونکہ ایک پکا آریہ اور مسیحیوں کا مخالف تھا۔ پر شکر کہ ابھی ہمارے علاقے میں ایک مسیحی مہاتما بنام صاحبزادہ سید امیر حسن مرزا جنہوں نے ابھی فقیری اختیار کی ہے اور مسیح کی خاطر تکلیفیں برداشت کر کے خوشی سے اسکے نام کی منادی کرتے پھرتے ہیں۔ اتفاق سے ہمارے بندرابن میں جھولن میلے پر تشریف فرما ہوئے۔ اور ہمارے مشن میں دو ایک وعظ کئے اور محلے میں چند میٹنگیں کیں۔ یہاں کے لوگوں میں بڑی تحریک اور برکت پیدا ہوئی۔ پس یہاں کی کالیسیا نے مس ای پو عقر صاحب اور بندہ اور مس بی سنگھ صاحب نے جنکو غیر مسیحی حالت میں انہوں نے بہت ستایا تھا۔ درخواست کی کہ آپ کچھ دن ٹھہریں۔ اور اپنی نصیحت سے ہماری روحانی زندگی کو تازہ کریں۔ پس آپ نے منظور فرمایا۔ پہلے آپ نے بازاروں میں پھر آریوں میں پھر سادھوؤں میں کام کیا۔ اور اکثر جگہ ہندوؤں میں بڑی آؤ بھگت آپ کی صلح کن نصیحت کے بعد ہوئی اور اکثر ہماری بندگیوں میں ہندو۔ سادھو۔ آریہ گروکل کے پروفیسر و منیجر لوگ آنے لگے جو مشن کمپونڈ میں آنا حرام تصور کرتے تھے۔ کیا یہ ایک عجیب بات نہیں ہے؟ کیا یہ برکت کا باعث نہیں ہے؟ کیا یہ مسیح کی صلیبی موت کی کشش نہیں ہے؟ بالغرض آپ نے اس ڈاکٹر سے بھی جو کہ مخالف تھا دو تین بار گفتگو کی اور انکے ساتھ دعا کی۔ اور پھر وہ بالکل خداوند کو قبول کرنیکو تیار ہو گیا۔ آپ نے اُسے صلاح دی کہ ابھی اور سوچو۔ پر اُسے تو ایک کانٹا لگ گیا اور دو چار روز بعد وہ معہ اپنے بیوی بچے کے اپنے کام سے استعفا دیکر مشن کمپونڈ میں چلا آیا۔ اب متھرا میں اس کی دینی تعلیم ہو رہی ہے۔ عنقریب اُس کو معہ خاندان بپتسمہ دیا جائیگا۔ ناظرین سے التماس ہے۔ کہ آپ دعا کریں کہ وہ روح کا بپتسمہ حاصل کرے

دیگر خوشخبری کی بات یہ ہے کہ ہمارے مہاتما جی نے مہاراجہ اور گڑھ سے ملاقات کی۔ اور گفتگو کی جسکا ہندوں پر بہت اچھا اثر پڑا۔ کیونکہ آپ بڑی عزت سے قبول کئے گئے بلکہ ہے کہ ہندوؤں نے بھی اپنے سٹیج پر لکچر دینے کی دعوت دی اور درخواست کی کہ میلہ ملاپ پر دو ایک لکچر دیدیجئے۔ چنانچہ آپ نے تین لکچر بڑی خوبی سے دیئے اور ساتھ ہی مسیح کو بھی

پیش کیا جس سے پبلک عش عش کر گئی۔ شکر ہے کہ
بندرابن میں یہ آپ پہلے شخص ہیں جنہوں نے ہندوؤں
کے سٹیج پر پیش کر دیا۔ اور ہندوؤں نے بغور سنا۔ اور
شکر گذار ہوئے۔ نتیجہ بعد میں پیش کیا جائیگا۔ اور پبلک
سے بھی آگاہ کیا جاویگا۔

آپ کی نصیحت سے محلے میں بھی عجیب
سرگرمی اور بیداری پھیل گئی۔ ہم بہت ممنون
احسان آپ کے ہیں۔ کہ آپ کی تشریف آوری
سے بڑی برکت ہوئی۔ اور دعا ہے کہ جہاں جہاں
آپ جائیں ایسی ہی برکت ہو۔ پر افسوس کہ ۱۷
تاریخ کو آپ ہم لوگوں سے جدا ہوئے۔ آپ کی
رخصت کی ...... یادگاری میں یہاں پر
ایک جلسہ منعقد کیا گیا۔ اور اس میں آپ نے
ایک وعظ دیا۔ اور جماعت نے بہت شکریہ ادا
کیا۔ آپ کی جدائی کا صدمہ ہر ایک چہرے سے
ظاہر تھا۔ آنسو بہا بہا کر اظہار رنج کیا۔ پھر اسٹیشن
پر اکثر ہندو اور عیسائی آپ کو خیرباد کہنے آئے۔ یہاں
پر بھی ایک عجیب سماں تھا۔ اب عنقریب ہمارے
مہاتما جی کابل کا عزم رکھتے ہیں۔ ہر ایک کلیسیا
سے درخواست ہے کہ اُن کی فتحیابی کے لئے
دعا خیر کریں۔ راقم پی۔ ایس

ایم۔ ای مشن بندرابن

لیکن بیشک مسیح مردوں میں سے جی اٹھا ہے۔

گذشتہ سے پیوستہ

اب عید قیامت کے متعلق ایک اور پیغام
سنئے۔ اور تب ہم اپنا مضمون ختم کرینگے۔ گذشتہ
کا خیال کر کے ہم نے مسیح کا مردوں میں سے
جی اٹھنا ایک تواریخی حقیقت ٹھہرایا۔ اپنی حال
کی زندگی کا لحاظ کر کے ہم نے مسیح کو زندگی ٹھہرایا۔
ایک ایسا مسیح جو ہم کو گناہ کے بارے میں مردہ کرتا اور
راستبازی کے اعتبار سے جلاتا ہے۔

لیکن اب رہا آئندہ۔ ضرور ہے کہ گذشتہ اور
حال کے ساتھ ہم آئندہ کا بھی خیال کریں۔ مسیح نے
مردوں میں سے جی اٹھ کر اپنے ایمانداروں کے لئے
موت کا اثر کھو دیا۔ اُس کے لوگوں کے لئے موت
صرف ایک تجربہ ہے۔ ایک واقعہ ہے جس سے صرف
اُن کی تبدیلی ہو جاتی ہے۔ اس فناہ اور اندھیرا
بھری دنیا سے پاک اور روشن جگہوں میں وہ چلے
جاتے ہیں۔ جس طرح مسیح کی موت اُس کی ازلی و
ابدی زندگی میں صرف ایک تجربہ تھی۔ مانند سورج
کے جب وہ بادلوں میں چھپ جائے اور بڑی آب
و تاب کے ساتھ نمودار ہو۔ اسی طرح اُس کے ایمانداروں
کے لئے موت نہیں ہے۔ وہ اُن کی طرح جو بے امید ہیں
غم نہیں کرتے۔ اُن کے لئے موت ایک بہتر زندگی کو
حاصل کرنے کا پروانہ ہے۔ اُن کی اور دنیاداروں کی
موت میں جو فرق ہے وہ اس مثال سے ظاہر ہوگا
بادشاہ کا ایک چپڑاسی ہے۔ جب وہ کسی ایسے شخص
کے پاس جاتا ہے جو کسی نے بادشاہ کے خلاف
گناہ کیا ہے۔ تو لاٹھی اور ڈنڈے کے ساتھ آتا ہے
اور ملزم کے لئے ایک خوف کا سبب ہے۔ لیکن وہ
ہی چپڑاسی جب کسی بادشاہ کے دوست کے
پاس آتا ہے۔ تو دروازے پر دست بستہ کھڑا
ہوتا ہے۔ اور بڑے ادب سے یہی کہتا ہے۔ جناب
حضور کو بادشاہ سلامت یاد فرماتے ہیں۔ ہو بہو
ایسا ہی موت کا حال ہے۔ اُس کے لئے جو
خدا سے دور دنیا پرستی اور نفس پرستی میں زندگی
گذارتا ہے۔ موت ایک خوف دلانے والا قاصد
ہے۔ پر ہمارے لئے جنہیں مسیح نے دوست کہا ہے
وہ ہمارے لئے خوشی اور تسلی کا پیغمبر ہے۔ اے
موت تیری فتح کہاں رہی۔ اے موت تیرا ڈنک
کہاں رہا۔ موت کا ڈنک گناہ ہے۔ اور گناہ کا
زور شریعت سے ہے۔ مگر خدا کا شکر ہے جو ہمارے
خداوند یسوع مسیح کے وسیلے سے ہم کو فتح بخشتا ہے۔

آج اس جماعت میں میرے سامنے کئی
موجود ہیں جنکے عزیز موت کی وادی میں اتر گئے۔
اور جنکی قبروں پاس انہیں جدائی کے صدمے
نے رلایا۔ اے ایماندارو مسیح جی اٹھا۔ تمہارے عزیز
بھی موت کے تجربہ میں سے گذر کر مسیح کے ساتھ
زندہ صحیح و سالم موجود ہیں۔ کیا تم بھی کبھی کبھی
موت کا خیال کر کے گھبراتے ہو۔ سچ ہے موت
کے سیاہ پردہ کے پار سے کوئی ہمیں آ کر تمہاری
آئندہ زندگی کا حال نہیں سناتا۔ پر اس پر آسرا
رکھتے ہوئے باحوصلہ آگے بڑھتے جاؤ۔ جب تمہارے
کوچ کا وقت آئے تو وہ خود جو قیامت اور زندگی
ہے جس نے کہا جو مجھ پر ایمان لاتا ہے کبھی نہ
مریگا۔ اس پردے میں سے اپنی روشنی کے
ساتھ نمودار ہوگا۔ اور تمہیں پر دن پار بہشت
کے کنارہ پہونچائیگا!

ہم مسیحی کیسے مبارک حال ہیں۔ دنیا میں
کوئی بھی استاد یا گرو ایسا نہ ہوا جس نے جھوٹ
سے بھی یہ دعوے کرنے کی جرأت کی کہ میں مردوں
میں سے جی اٹھونگا۔ موت کو ایک بھید سمجھ کے
سب کے سب لڑکھڑا گئے۔ پر ہمارا منجی موت پر
غالب ہوا۔ آہ اُس نے موت کو نیست کر دیا۔
پس اُس کے خون خریدو مسیح جو اب تمہاری
زندگی ہے۔ اور جس میں تمہاری زندگی چھپی
ہوئی ہے۔ جب ظاہر ہوگا تو تم بھی اُس کے

ساتھ ظاہر کئے جاؤ گے۔ اے غمزدو اپنے آنسو پونچھ ڈالو تمہارا منجی جی اٹھا ہے موت کا تم پر اور تمہارے عزیزوں پر کوئی بھی اختیار نہیں۔ تمہارے عزیز مسیح کے ساتھ جیتے اور سلامت ہیں۔ تم پھر ان کو اپنی آنکھ سے دیکھو گے۔

اس کے ساتھ ہی ہماری آنکھیں اُس عجیب دن پر لگی ...... ہوئی ہیں۔ جب مسیح بڑے جلال کے ساتھ آسمان کے بادلوں پر نمودار ہوگا جب اُس کے ایماندار بھی جلالی جسم کے ساتھ ظاہر ہونگے۔ پولس رسول اُس کا ذکر یوں کرتا ہے دیکھو میں تم سے ایک بھید کی بات کہتا ہوں۔ ہم سب سوئیں گے تو نہیں مگر سب بدل جائینگے۔ اور یہ ایکدم میں ایک پل میں پچھلا نرسنگا پھونکتے ہی ہو جائیگا۔ کیونکہ نرسنگا پھونکا جائیگا۔ اور مردے بقا کی حالت میں اُٹھیں گے۔ اور ہم بدل جائینگے۔ کیونکہ ضرور ہے کہ فانی جسم بقا کا جامہ پہنے اور یہ مرنے والا جسم حیات ابدی کا جامہ پہنے۔ اے بھائیو ہم نہیں چاہتے کہ اُنکی بابت جو سوتے ہیں تم ناواقف رہو تاکہ اوروں کی مانند جو ناامید ہیں غم نہ کرو۔ کیونکہ جب ہمیں یقین ہے کہ یسوع مرگیا اور جی اُٹھا تو اسی طرح خدا اُن کو بھی جو سوگئے ہیں یسوع کے وسیلے سے اسی کے ساتھ لے آئیگا۔ ہم تم سے خداوند کے کلام کے مطابق کہتے ہیں کہ ہم جو زندہ ہیں اور خداوند کے آنے تک باقی رہیں گے سوئے ہوؤں سے ہرگز آگے نہ بڑھینگے کیونکہ خداوند خود آسمان سے اُتر آئیگا اُس وقت للکار اور مقرب فرشتے کی آواز سنائی دیگی۔ اور خدا کا نرسنگا پھونکا جائیگا اور پہلے تو وہ جو مسیح میں موئے جی اُٹھینگے۔ پھر ہم جو زندہ باقی ہونگے اُنکے ساتھ بادلوں پر اُٹھائے جائینگے تاکہ ہوا میں خداوند کا استقبال کریں اور اسی طرح ہمیشہ خداوند کے ساتھ رہینگے لیکن پہلا مسیح مردوں میں سے جی اُٹھا ہو۔

بیرنگ ہائی سکول بٹالہ ضلع گورداسپور

یہ سکول عرصہ دراز سے مسیحی لڑکوں کی دینی اور دنیوی تعلیم کے لئے اعلیٰ پیمانہ پر جاری ہے۔ اور تقریباً ایک میل شہر سے باہر ایک پر فضا اور صحت افزا مقام پر واقعہ ہے۔ اس کے متعلق وسیع اور ہوادار بورڈنگ ہاؤس۔ خوشنما اور فراخ کھیل کا میدان۔ لڑکوں کے غسل کے لئے ایک خوش وضع حوض۔ عبادت کے لئے گرجا گھر اور جماعتوں کے لئے موزوں اور کافی کمرے ہیں۔ مزید برآں سکول کے ماسٹر صاحبان لایق اور اعلےٰ تعلیمیافتہ ہیں۔ سکول ہذا میں چند مسیحی لڑکوں کے داخل ہونے کی گنجایش ہے لہٰذا مطلع کیا جاتا ہے کہ داخل ہونے والے طلبا پتہ ذیل پر درخواستیں بھیجیں۔ المشتہر

پرنسپل بیرنگ ہائی سکول بٹالہ
ضلع گورداسپور

باغ دل

دی گارڈن آف دی ہارٹ

اڈیٹر مسز محمد اسمٰعیل خانصاحبہ

یہ ایک ماہواری رسالہ انگریزی اور اردو فارسی میں موٹے چکنے کاغذ پر چھپتا ہے۔ اس میں خوبصورت تصویریں ہیں۔ چندہ سالانہ ۸ روپیہ یا زیادہ کاپیاں ایک پتہ پر بھیجی جاویں تو فی کاپی ۲ روپیہ چارج کیا جاتا ہے۔ یہ میگزین ہندوستانی مستورات کے لئے مخصوص ہے قیمت ہر حالت میں پیشگی لی جائے گی۔ نمونہ ۲ ر کے ٹکٹ آنے پر بھیجا جاتا ہے۔ درخواستیں نام ای۔ ایم وہیری ڈی ڈی آنریری سکرٹری سی ایل لودیانہ۔ پنجاب آنی چاہئیں۔

طاقت بڑھانیوالا پھل

کولا ناٹ افریقہ کا ایک نہایت قوت دینے والا پھل ہے زیادہ فکر یا محنت کی وجہ سے یا غم بیماری و تبدیلی آب و ہوا کے سبب سے بدن کمزور ہوگیا ہو تو اس کے استعمال سے نئی طاقت پیدا ہوتی ہے۔ یہ دم کو بڑھاتا ہے۔ اس کے کھانے سے کی ہوا سی پہاڑ کی چڑھائی کشتی کسرت ناچ گانا پڑھانا وغیرہ کاموں میں پہلے اس کو استعمال کرنے سے دم نہیں پھولتا ہے۔ دل و شرائین کو روکتا ہے۔ رات کو جاگنا ہو اس کو لی لیجئے تکان نہیں ہوگا۔ یہ شراب اور افیون کی عادت کو چھڑاتا ہے۔ مفصل حالات کی فہرست بلاقیمت منگوا لیجیئے۔ قیمت ۴۲ خوراک کی شیشی عہ

ڈاکٹر ایس کے برمن نمبر ۵ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

کرسچن بوائز بورڈنگ ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ سنہ ۱۸۶۵ء

تسلی بخش انتظام و کھانا عمدہ

حرفتی کارخانہ جات۔ یہ بورڈنگ عیسائی لڑکوں کی دینی و دنیوی تعلیم کے لئے عرصہ دراز سے جاری ہے۔ مشن بورڈ نے ابتدائی تعلیم کو اعلیٰ اور مکمل بنانیکی غرض سے یکم اپریل ۱۹۱۶ء سے حصہ پرائمری کی تین جماعتیں ایک امریکن لیڈی صاحبہ کی زیرنگرانی کردی ہیں جس سے چھوٹے چھوٹے بچوں کی تعلیم و تربیت کا انتظام نہایت تسلی بخش ہوگیا ہے۔ خرچ خوراک مع فیس طالب علم فی ماہ اگر ایک خاندان سے ۱ ہوں للعہ ۲ ہوں للعہ و معمولی اخراجات کتب وغیرہ کا خرچ علاوہ ہوگا۔ کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں ہر قسم کا فرنیچر مثلاً کرسی میز الماری وغیرہ نہایت عمدہ ارزاں قیمت پر فروخت ہوتا ہے۔ علاوہ ازیں چین رکشا گرو کول بورڈ گیرام وغیرہ بھی تیار ہوتے ہیں قیمت چین رکشا للعہ سے ... ہے گرو کول للعہ سے ... تک مزید حالات بذریعہ خط و کتابت پرنسپل صاحب سکول ہذا سے دریافت ہو سکتے ہیں

دستورالعمل نورافشاں۔

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصول ڈاک عہ
ہندوستان و پنجاب سے معہ محصول
غیر ممالک سے
قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائے گی۔

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہار	سہ ماہی	ششماہی	سالتمام
کالم کا آٹھواں حصہ	ے	صہ	سے
چوتھائی کالم	صہ	ہے	للعہ
نصف کالم	ے	للعہ	وعہ
پورا کالم	للعہ	وعہ	للعہ
پورا صفحہ	للعہ	سے	ما

ہر بار فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کیلئے نہ لیا جائیگا

نوٹ۔ نامہ نگار اپنی تحریروں کے آپ ذمہ دار ہیں۔

اطلاع ضروری نامہ نگاروں کو چاہیئے کہ نہایت خوشخط اور صرف ایک طرف کاغذ پر لکھا کریں (۲) اشتہار شدہ مضامین واپس نہیں بھیجے جاسکتے (۳) خط و کتابت کے لئے ٹکٹ بھیجے چاہئیں ورنہ جواب نہیں دیا جاسکتا (۴) جو نامہ نگار مہینہ میں کم از کم ایک مضمون نہ لکھے وہ نامہ نگار نہیں سمجھا جائیگا (۵) بعض نامہ نگار خط یا نظم نثر بھیجتے ہیں جس سے بڑی دقت ہوتی ہے چاہیے کہ دو قسم کے مضمون علیحدہ علیحدہ کاغذ پر ہوں (۶) مضمون لکھتے وقت صفحہ کے ختم ہونے پر اکثر صاحبان حاشیہ پر اور نیچے بہت سا مضمون لکھ دیتے ہیں جس کے پڑھنے سے بڑی دقت ہوتی ہے مضمون صفحہ وار ہونا ضروری ہے۔ ایڈیٹر

مخزن مسیحی

یہ رسالہ ہر ماہ کی پہلی اور ۱۵ تاریخ کو بزبان انگریزی اور اردو میں الہ آباد سے شائع ہوتا ہے جس میں کلیسیائی اور ملکی خبریں کرسچن اینڈیور کے مضامین اور سنڈے سکول کے سبق شائع ہوتے ہیں چندہ سالانہ معہ محصول ۲ روپیہ ٹکٹ آنے پر نمونہ۔ ایڈیٹر مخزن مسیحی فتحپور۔ ہسوا یوپی سے طلب کر سکتے ہیں۔

پادری ای۔ ایم وہیری صاحب ڈی ڈی ایڈیٹر و منیجر نورافشاں کیلئے مشن سٹیم پریس لودیانہ میں باہتمام ولیم براون نے چھپا۔